رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُل اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیمٌ

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دُنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دُنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ☆ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان ☆

نمبر ۴ | مورخہ ۱۳ جولائی ۱۹۲۲ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۷ ذیقعدہ ۱۳۴۰ھ | جلد ۱۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

19

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح۔ قرآن خوانی کا نادر موقع ص۱
اخبار احمدیہ ص۲
ادنیٰ اقوام میں تبلیغ اسلام ص۳
نئے معاصرین
لائل گزٹ کی فضیحت سکھ صاحبان کی ص۴
خطبہ جمعہ (مذہب کی غرض کیا ہو) ص۵
فہرست نومبائعین ص۸
اشتہارات ص۹
خبریں ص۱۱-۱۲

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت ایام زیر رپورٹ میں بفضل خدا اچھی رہی۔ گو عام کمزوری ہے کثرت کام کی وجہ سے حضور چند دن سے مغرب کے بعد خطوط کے جواب لکھواتے ہیں۔

الحمد للہ حضرت خلیفۃ المسیح کے حرم ثالث کا بخار ٹوٹ گیا۔ جسے آج (۱۱ر جولائی) تیسرا دن ہے۔ دیگر عوارض و علامات میں بھی نمایاں کمی ہے۔ کُلّی صحت و تندرستی کے لئے احباب دُعا کرتے رہیں اللہ تعالیٰ صحت کاملہ بخشے۔

قرآن خوانی کا نادر موقع

آیندہ ماہ اگست میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کا ارادہ ہے۔ کہ قرآن شریف کا درس دیں۔ نصف قرآن شریف انشاء اللہ تعالےٰ ماہ اگست میں ختم کردیا جائیگا۔ احباب اس نادر موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ ایسے اوقات بار بار میسر نہیں آیا کرتے۔ حضرت ابوہریرہ اور دیگر بہت صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھوکے اور پیاسے رہ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں علوم روحانیہ حاصل کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بعض دفعہ بھوک سے غش پڑ پڑ جاتے اسوقت تو اللہ تعالیٰ نے آسانی کردی ہے۔ اور اس قسم کی مشکلات نہیں ہیں۔ اسلئے دوستوں کو چاہیئے کہ تھوڑا بہت نقصان برداشت کرکے بھی ایک ماہ کے لئے قادیان حاضر ہوجاویں:۔

محکمہ تعلیم و تربیت کی طرف سے مدت سے یہ کوشش جاری ہے۔ کہ تمام احمدی جماعتوں میں قرآن شریف کا درس اس طرح جاری ہو۔ جیساکہ قادیان میں ہوتا ہے۔ جو احباب بیرونی جماعتوں میں درس دے رہے ہیں یا اس تحریک کے ماتحت آیندہ درس دینے کی نیت رکھتے ہیں۔ انکو تو ضرور حاضر ہوجانا چاہیئے۔ کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح کے ساتھ ملکر جب وہ ایک دفعہ قرآن شریف پڑھ لینگے۔ تو پھر ضرور ان کو خود درس دینے کی قابلیت حاصل ہوجائیگی۔ والسلام

فتح محمد سیال

ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

چندہ خاص

آمد از ۲۵ر جون تا ۴ر جولائی

نقد ۳۰۳۳-۸-۶

تبدیلی از قرضہ حسنہ ۱۲۲۵-۰-۰

۴۲۵۸-۸-۶

سابقہ

نقد ۲۵۴۱۴-۲-۰

تبدیلی ۷۱۷۶-۰-۰

وضع از تنخواہ ۴۲۰۵-۱۰-۰

۳۶۷۹۵-۱۲-۰

کل آمد تا ۴ر جولائی ۴۱۰۵۴-۴-۶

ناظر بیت المال قادیان

درس میں شامل ہونیوالے احباب

چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا درس قرآن شریف انشاء اللہ اگست ۱۹۲۲ء سے شروع ہوگا لہذا ایسی جملہ دوستوں کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں۔ کہ جو دوست آنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ وہ اپنی آمد کی خاکسار کو بھی فی الفور اطلاع بھیجدیں۔ والسلام

سید محمد اسحٰق۔ افسر لنگر خانہ قادیان

تقرر امراء

جماعت احمدیہ بنگہ ضلع جالندھر کے لیے منشی نور محمد صاحب کو حضور خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے امیر منتخب کیا ہے۔ تمام جماعت بنگہ کو چاہیئے کہ امر بالمعروف میں انکی اطاعت کرے۔ نصر اللہ خان ناظر خاص

چندہ خاص

بابو فضل احمد صاحب کیل کورٹ راولپنڈی ۳۰۰
اہلیہ بابو صاحب موصوف ״ ״ ۱۰۰-۰-۰
بابو غلام حسین صاحب ۳۵-۰-۰
میاں عبد اللہ صاحب ״ ״ ۱۵-۰-۰
دفعدار محمد عبد اللہ صاحب ۳۰-۰-۰
۳۹۰-۰-۰

عبد المغنی۔ ناظر بیت المال

نماز جنازہ

۲۲ر جون۔ علی شیر خان ساکن بھنگا بنگیال تحصیل گجر خان فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون مرحوم کا جنازہ غائب پڑھا جائے۔ فضل خان قادیان (۲) ۲۸ر جون کو بھائی صاحب چودہری پیر محمد قضائے الٰہی سے فوت ہو گئے ہیں۔ یہ شخص . . . اپنی جماعت یعنی موضع نکھووالی میں نمونہ تھے۔ درخواست ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھا جائے۔ غلام مرتضیٰ از نکھووالی

(۳) بندہ کا لڑکا صلاح الدین مورخہ ۳ر جولائی ۱۹۲۲ء کو فوت ہو گیا۔ انا للہ۔ نماز جنازہ کی درخواست ہے نظام الدین احمدی۔ ٹریفک آڈٹ آفس لاہور۔

(۴) چودہری رکن الدین صاحب جو کہ انجمن احمدیہ فیروز والہ کے پریزیڈنٹ تھے۔ ۸ر جولائی بروز ہفتہ فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ سید محمد یوسف احمدی۔ فیروز والہ

درخواست دعا

بندہ کی ہمشیرہ عرصہ دو سال سے سخت بیمار ہے۔ انکی صحت کیلئے۔ اور فدوی کے بعض کام جو اڑے ہوئے ہیں۔ انکی آسانی کے واسطے تمام جماعت احمدیہ بندہ کو اپنی خاص دعا میں شامل کرے۔

اللہ دتا ولد کریم بخش۔ رکھوپڑ۔ ڈاکخانہ پتوکے۔

احمدیہ بک ڈپو ایجنسی کے حصہ دار

بقیہ اسماء حصص داران

نمبر شمار	اسماء گرامی حصہ داران	تعداد حصص	وصول شدہ رقم
۴۸	چودہری احمد دین صاحب وکیل گجرات	۱	۱۰۰
۴۹	محمد علی خان صاحب ٹانک	۵	۵۰۰
۵۰	سید عبد المجید صاحب کپورتھلہ	۲	۲۰۰
۵۱	محمد حسین صاحب کنج	۱	۱۰۰
۵۲	دوست محمد عمیر الدین صاحب لاہور	۱	۱۰۰
۵۳	عبد القادر صاحب کٹی رنگون	۲	۲۰۰
۵۴	سماۃ زینب اہلیہ صاحبہ ملک خان صاحب نون	۵	۵۰۰
۵۵	سماۃ خادمہ اہلیہ ملک صاحب ״	۲	۲۰۰
۵۶	خان بہادر عبد الحی صاحب سبی بلیت	۱	۱۰۰
۵۷	مولوی غلام اکبر خان صاحب جج ہائیکورٹ حیدر آباد دکن		۱۰۰
۵۸	محمد حسین صاحب منصف نارووال	۱	۱۰۰
۵۹	ڈاکٹر فضل کریم صاحب	۱	۱۰۰
۶۰	ڈاکٹر محمد دین صاحب ستم تحصیل مردان	۴	۴۰۰
۶۱	چودہری محمد علی صاحب پٹواری چونڈہ (سیالکوٹ)	۴	۴۰۰
۶۲	بابو غلام حسین صاحب اور سیر مردان	۳	۲۰۰
۶۳	شیخ محمد حسین صاحب انسپکٹر ڈاکخانجات امرتسر	۱	۱۰۰
۶۴	ڈاکٹر غلام غوث صاحب غازی پور	۱	۱۰۰
۶۵	مولوی عمر الدین صاحب شملوی	۱	۰
۶۶	ڈاکٹر نور بخش صاحب۔ قادیان	۱	۱۰۰
۶۷	سیٹھ محمد غوث صاحب مچھلی کمان۔ حیدر آباد دکن	۱	۱۰۰
۶۸	چودہری چھجو خان صاحب رام بن جموں	۱	۱۰۰
۶۹	سراج الدین صاحب سٹیشن ماسٹر ابیچ پور	۱	۱۰۰
۷۰	مولوی عمر دین صاحب موضع صریح (جالندھر)	۷	۷۰۰
۷۱	قاضی محمد شریف صاحب سب ڈویژنل افیسر نہر کنال (ملتان)		۱۰۰
۷۲	ڈاکٹر محمد صدیق صاحب برہما	۱	۱۰۰
۷۳	ڈاکٹر گوہر دین صاحب برہما	۲	۱۵۰
۷۴	بابو محمد افضل صاحب فیروز پور	۱	۱۰۰
۷۵	پیر اکبر علی صاحب۔ فیروز پور	۱	۵۰
۷۶	ڈاکٹر فضل دین صاحب۔ افریقہ	۴	۴۰۰
۷۷	سماۃ حلیمہ	۳	۳۰۰
۷۸	سماۃ سلیمہ ڈاکٹر فضل دین صاحب	۱	۱۰۰
۷۹	صلاح الدین پسر ڈاکٹر فضل دین صاحب	۱	۱۰۰
۸۰	منشی محمد ابراہیم صاحب بٹالہ	۱	۱۰۰
۸۱	شیخ فضل احمد صاحب راولپنڈی	۵	۵۰۰
۸۲	منشی عبد العزیز صاحب اوجلوی	۱	۱۰۰
۸۳	چودہری نذیر احمد خان صاحب طالب پور	۲	۱۰۰
۸۴	بابو عبد الرحمٰن صاحب انبالہ	۱	۷۵
۸۵	حاجی میراں بخش صاحب سوداگر چرم انبالہ	۱	۷۵
۸۶	عبد العزیز صاحب انبالہ	۱	۷۵
۸۷	بابو جمال الدین صاحب	۱۰	۱۰۰۰
۸۸	ڈاکٹر امیر الدین صاحب امرتسر	۱	۱۰۰
۸۹	غلام محمد خان صاحب کامل پور	۱	۵۰
۹۰	ڈاکٹر حاجی خان صاحب۔ بغداد	۴	۴۰۰
۹۱	اہلیہ ڈاکٹر حاجی خان صاحب	۴	۴۰۰
۹۲	محمد عیسٰے خان صاحب پسر ڈاکٹر صاحب مذکور	۲	۲۰۰
۹۳	منشی نور محمد صاحب سکنہ کوٹ محمد خان۔ امرتسر	۳	۳۰۰
۹۴	صوفی عبد الرحیم صاحب بغداد	۵	۵۰۰
۹۵	برکت علی صاحب درکشاپ بغداد	۵	۵۰۰
۹۶	محمد حسین صاحب لوہار ״ ״	۱	۱۰۰
۹۷	منشی قاضی محمد رشید صاحب بغداد	۲	۰
۹۸	بابو غلام محی الدین صاحب لدھیانہ	۱	۱۰۰
۹۹	سید محمد اسمٰعیل صاحب کلرک قادیان	۱	۱۰۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان - ۱۳ر جولائی ۱۹۲۲ء

ادنیٰ اقوام میں تبلیغ اسلام

(۱)

سرزمین ہند میں ایسے لوگوں کی بہت بڑی تعداد ہے جو اپنی معاشرت۔ اپنی طرز رہایش اور اپنے طریق عمل کے لحاظ سے ادنیٰ درجہ کے سمجھے جاتے ہیں۔ لیکن زمانہ کے انقلابات دیکھئے۔ وہی لوگ جو انہیں ایک ہی زمین پر بسنے اور ایک ہی آسمان کے نیچے رہنے کے باوجود صدیوں سے ذلیل اور حقیر قرار دینا اپنا مذہبی فرض سمجھتے رہے ہیں۔ جن کی مقدس کتب میں ان کو "شودر" جیسے ہتک آمیز خطاب سے مخاطب کیا گیا ہے۔ جو ان کے چھونے بلکہ سایہ پڑنے سے بھی ناپاک ہو جاتے تھے۔ وہی اب ان سے گلے ملنے کے لئے بے تاب ہو رہے ہیں۔ چھوت چھات ترک کر رہے ہیں اور ان کے غصب شدہ انسانی حقوق انہیں واپس دے رہے ہیں۔

ہمارے لئے اور ہر ایک اس شخص کے لئے جو مسلمان ہے۔ یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ ہمارے اہل وطن ایسے لوگوں کو جنھیں آج تک حلقہ انسانیت سے خارج سمجھا جاتا تھا۔ اور جن سے حیوانوں سے بدتر سلوک کیا جاتا تھا۔ انسانی درجہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کیونکہ صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو ہر قوم ہر نسل ہر رنگ اور ہر درجہ کے لوگوں کو انسانیت کے مساوی حقوق دیتا ہے۔ اور ہر مسلمان کا فرض قرار دیتا ہے کہ اپنے ہم جنسوں میں سے خواہ کوئی کیسی ہی ادنیٰ حالت میں ہو۔ اسے حقیر اور ذلیل نہ سمجھے لیکن کیا یہ افسوس کا مقام نہیں۔ کہ ان لوگوں کی اصلاح کی طرف مسلمانوں کو توجہ نہیں۔ جنہیں انسانی سوسائٹی میں اگر مساوی حقوق مل سکتے ہیں۔ تو اسلام میں آ کر مل سکتے ہیں۔ اور جن کی ابتر حالت کی اگر حقیقی اصلاح ہو سکتی ہے۔ تو تعلیم اسلام کے ذریعہ ہی ہو سکتی ہے۔

ہندو صاحبان کو ادنیٰ اقوام کی اصلاح کرنے اور انہیں اپنے ساتھ ملانے کا خیال اگر آیا ہے۔ اور اس کے لئے انھوں نے اپنی سالہا سال کی قومی روایات اور اپنے مذہبی اعتقادات کی کوئی پروا نہیں کی۔ تو صرف اسلئے کہ اپنی تعداد بڑھا کر سیاست میں برتری اور فوقیت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس میں شک نہیں کہ قوم کی کثرت اور قلت کا پولیٹکل زندگی پر بہت بڑا اثر پڑتا ہے اور خاص کر ایسی صورت میں جبکہ مختلف قوموں کے فوائد اور اغراض پہلو بہ پہلو چل رہے ہوں۔ لیکن مسلمانوں کو اتنا تو سوچنا چاہیئے۔ کہ جب ہندو صاحبان پولیٹیکل اغراض کے لئے یہ کام کر رہے ہیں۔ تو مسلمانوں کو اپنے مذہبی فرض اور دینی حکم کی بجا آوری کے لئے ادنیٰ اقوام کی اصلاح کے لئے کس قدر کوشش اور سعی کرنے کی ضرورت ہے۔

یہ کیسی عجیب بات ہے کہ ہندو صاحبان اپنی مذہبی روایات کو سیاسی اغراض پر قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کر رہے ہیں لیکن مسلمان اور نہیں تو انہی سیاسی اغراض کے حصول کے لئے بھی اپنے مذہبی فرض کی ادائگی سے پہلو تہی کر رہے ہیں۔ جس کا خمیازہ انہیں یقیناً بھگتنا پڑیگا اور ان کے سامنے موجودہ مشکلات سے بھی بہت زیادہ مشکلات اور روکاوٹیں حائل ہونگی۔ کیونکہ اگر وہ ادنیٰ اقوام کی اصلاح سے غافل رہے۔ اور انہیں اپنے ساتھ ملانے سے بے پروا۔ تو جہاں ان کی اقلیت اور زیادہ بڑھ جائیگی۔ وہاں خدا تعالیٰ کے حضور اشاعت اسلام کے فرض کو ادا نہ کرنے اور مخلوق خدا کی اصلاح کا موقع پانے کے باوجود اس سے فائدہ نہ اٹھانے کے مجرم ٹھہرینگے اور اس کے نتیجہ میں اور زیادہ نکبت اور ادبار کے مورد بنینگے۔

کیا مسلمانوں نے دیکھ نہیں لیا۔ کہ جب سے تبلیغ اسلام کا سلسلہ رکا ہے۔ اسی وقت سے ان پر زوال اور تباہی کی آندھیاں چلنے لگی ہیں۔ اور جب سے اشاعت اسلام سے انہوں نے منہ موڑا ہے اسی وقت سے عزت و توقیر نے ان سے منہ موڑ لیا ہے۔ اگر ان کا اسوقت تک کا مشاہدہ کافی نہیں۔ تو اور انتظار کر لیں۔ لیکن اگر کافی ہے۔ بلکہ کافی سے بھی زیادہ۔ تو انھیں ہوش میں آجانا چاہیئے۔ اور اگر ان کی نظر میں وسعت نہیں۔ تو کم از کم ان لوگوں کو ہی دیکھ لینا چاہیئے۔ جو ان کے پہلو بہ پہلو زندگی بسر کرتے ہوئے روز بروز اپنی تعداد بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حالانکہ بڑھنے اور ترقی کرنے کے سامان جس قدر مسلمانوں کو میسر ہیں۔ اس قدر کسی اور کو ہرگز حاصل نہیں۔ کیا باوجود اچھوت اقوام کی اصلاح کے اس زور و شور کے ممکن ہے۔ کہ غیر مسلم ان کو تمدنی اور معاشرتی معاملات میں مساوی حقوق دے سکیں۔ ان سے رشتہ داریاں اور تعلقات پیدا کر سکیں۔ ہرگز نہیں۔ وہ اگر زیادہ سے زیادہ کچھ کر سکتے ہیں۔ تو صرف یہ کہ ان سے ہاتھ ملا لیں۔ اور زیادہ سے زیادہ کچھ دے سکتے ہیں۔ تو یہ کہ عام جلسوں میں انہیں بھوجن کھلا دیں۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں لیکن اسلام تو وہ مذہب ہے۔ کہ جس میں داخل ہونیوالا اپنی پہلی زندگی کے لحاظ سے خواہ کیسی ہی ادنیٰ حالت میں ہو اگر اسلام کی تعلیم پر پوری پابندی کے ساتھ عمل کرتا ہے اور اپنے اندر تقویٰ و صلاحیت پیدا کر لیتا ہے۔ تو ویسا ہی معزز اور قابل عزت ہو جاتا ہے جیسے پرانے مسلمان اور اس سے ہر قسم کے تعلقات پیدا کرنے میں کسی مسلمان کو دریغ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اسلام میں بڑائی اور فضیلت معیار اعلیٰ قومیت نہیں۔ زیادہ دولت نہیں۔ بڑا جتھا نہیں۔ بلکہ یہ ہے کہ ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم تم میں سب سے زیادہ معزز اللہ کے نزدیک وہ ہے جو متقی ہے۔ پس اسلام کسی غیر مذہب کے انسان کو جو درجہ اور رتبہ دیتا ہے۔ وہ کسی اور مذہب میں ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے غیر مسلم اقوام کا اور بالخصوص ان اقوام کا جن کو ذلیل اور حقیر سمجھا جاتا ہے۔ اسلام کے جھنڈے کے نیچے آنا بہت آسان اور سہل ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ کوئی ان کی راہ نمائی کرنیوالا انہیں اسلام کی دعوت دینے اور اسلام کی خوبیوں سے آگاہ کرنیوالا بھی تو ہو۔ اس کے لئے اول مسلمانوں کو خود مسلمان بننا اور تعلیم اسلام سے واقف ہونا چاہیئے۔ اور اپنی ذات کو احکام اور ارکان اسلام کی پابندی کا نمونہ بنا کر دکھانا چاہ[iyeh]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس بات سے وہ خود واقف نہیں اور جس کے فوائد کا اثر ان کی ذات پر مرتب نہیں اسے غیروں کے سامنے کیونکر پیش کر سکتے ہیں۔ اور پیش کر کے اس کی صداقت اور خوبی کا اعتراف کس طرح کرا سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اسوقت تک اگرچہ بہت سے لوگوں نے تبلیغ اسلام کی کوشش کی۔ اور اس غرض کے لئے کھڑے ہوئے۔ انہیں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ لیکن اس کے مقابلہ میں ان لوگوں کو جنہیں حضرت مرزا صاحب کے ذریعہ اسلام کی صحیح اور درست تعلیم حاصل ہوئی۔ جنہوں نے آپ کے برکات سے فیض حاصل کیا۔ باوجود حد درجہ کی بے سروسامانی کے نمایاں کامیابی ہو رہی ہے۔ جماعت احمدیہ کیا بلحاظ تعداد کیا بلحاظ مال کیا بلحاظ ظاہری تعلیم عام مسلمانوں سے کوئی نسبت نہیں رکھتی۔ لیکن تبلیغ اسلام میں جہاں اس کی کوششیں دور دراز کے ممالک میں قابل ذکر نتائج پیدا کر رہی ہیں۔ وہاں عام مسلمانوں کی طرف سے کچھ بھی نہیں ہو رہا ہے۔ نتائج کے لحاظ سے یہ نمایاں امتیاز اور اشاعت اسلام کے بارے میں یہ کھلا فرق کیوں ہے؟ صرف اسلئے کہ جماعت احمدیہ میں جو لوگ داخل ہیں۔ انہوں نے پہلے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ خود اسلام کو سمجھا ہے۔ اسلام کی خوبیوں سے واقفیت حاصل کی ہے اسلام کی برکات اپنے اوپر نازل ہوتی دیکھی ہیں۔ اور پھر وہ اشاعت اسلام کے لئے کھڑے ہوئے ہیں اسی طرح جب تک دوسرے مسلمان بھی نہ کرینگے۔ اسوقت تک غیر مسلموں کو مسلمان بنا لینا تو بڑی بات ہے۔ مسلمان بنے رہنے کے لئے حقیقی جوش اور ولولہ بھی ان میں پیدا نہیں ہو سکیگا۔ پس جہاں ہم انہیں ادنیٰ اقوام کو تبلیغ اسلام کرنے کی تحریک کرتے ہیں۔ وہاں اس سے زیادہ زور سے مسلمانوں کو اپنی اصلاح اور تعلیم اسلام کی پابندی کرنے کی ضرورت جتاتے ہیں ۔

ہمیں امید رکھنی چاہیئے۔ کہ مسلمان اپنی سستی اور غفلت چھوڑ کر جس کی انتہا نہیں رہی اس طرف توجہ کرینگے۔ تاکہ دینی و دنیوی رنگ میں جو نقصان ان کو پہنچ چکا ہے۔ اس کی تلافی ہو سکے۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور سرخرو ٹھہریں ۔

نئے معاصرین

سحبان مولانا کیفی چریاکوٹی مشہور صاحب علم اور اہل قلم ہیں۔ انکی تحریرات علمی حلقہ میں شرف قبولیت حاصل کر چکی ہیں۔ حال ہی ان کے زیر ادارت "سحبان" نام کا ماہوار رسالہ شائع ہوا ہے۔ جس کا پہلا نمبر ہمارے پاس پہنچا ہے جو فلسکیپ سائز کے ۳۲ صفحات پر ہے۔ لکھائی چھپائی بہت اچھی اور کاغذ عمدہ لگایا گیا ہے۔ مضامین سارے دلچسپ اور قابلیت سے لکھے گئے ہیں۔ اور آئندہ اور زیادہ دلچسپ ہونے کی امید دلاتے ہیں۔ اس رسالہ کی ایک خاص خصوصیت یہ ہوگی کہ آٹھ مختلف زبانوں کا مجموعہ ہوگا۔ چنانچہ زیر نظر پرچہ میں اردو انگریزی عربی۔ فارسی۔ گجراتی۔ سنسکرت۔ برج بھاشا زبانیں استعمال کی گئی ہیں۔ اور غیر زبانوں کے دلچسپ مضامین اور خیالات کو اردو کا جامہ پہنایا گیا ہے۔ رسالہ فی الواقع قابل قدر ہے۔ سالانہ قیمت عہ رکھی گئی ہے۔ اہل علم اصحاب کو اس سے ضرور مستفید ہونا چاہیئے۔ اس بارے میں خط و کتابت مینیجر "سحبان" گورکھپور سے ہونی چاہیئے۔ نمونہ کے پرچہ کی قیمت ۸ر ہے

ہمشیرہ علی گڑھ سے اس نام کا ایک ہفتہ وار اخبار محترمہ خورشید خواجہ اہلیہ خواجہ عبدالمجید صاحب کی ایڈیٹری میں شائع ہوا ہے یہ اردو کا پہلا سیاسی اخبار ہے جس کا انتظام ایک ہندوستانی مسلمان خاتون نے اپنے ذمہ لیا ہے اور یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ موجودہ سیاسی ہلچل پردہ نشین مستورات تک پہنچ چکی ہے اخبار کے مضامین متانت اور سنجیدگی کے ساتھ آسان اور عام فہم عبارت میں لکھے جاتے ہیں۔ دلچسپ انگریزی مضامین کے ترجمے شائع کرنے کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ مگر کسر ہے تو یہ کہ عورتوں کے خاص فوائد کے متعلق مضامین کا کافی انتظام نہیں۔ جس کا باعث غالباً ابتدائی حالات کی مشکلات ہونگی۔ اگر ایڈیٹر صاحبہ مستورات کی مذہبی اور تمدنی اصلاح حفظان صحت۔ تربیت اطفال۔ خانگی معاملات کے متعلق مفید مشورے اور ہدایات دینے کا انتظام کر سکیں تو اخبار ایک ایسی ضرورت کو پورا کرنے کا شرف حاصل کر سکیگا۔ جو بڑی سختی کے ساتھ محسوس کی جا رہی ہے۔ ہمارے خیال میں ایڈیٹر صاحبہ کو اپنے صنف کے خاص اغراض و فوائد کو باقی تمام معاملات پر ترجیح دینی چاہیئے۔ اور وہی مضامین شائع کرنے چاہئیں۔ جن سے عورتوں کو کسی نہ کسی رنگ میں فائدہ پہنچ سکے۔ اور جو مردانہ اخبارات ان کے لئے مہیا نہیں کر سکتے۔

اخبار کی لکھائی چھپائی ایسی اچھی اور عمدہ ہے اور کاغذ ایسا خوبصورت لگایا گیا ہے کہ مستورات آسانی اور شوق کے ساتھ مطالعہ کر سکتی ہیں۔ ۲۰×۲۶/۴ کی تقطیع اور ۱۲ صفحے حجم ہے۔ سالانہ قیمت [illegible] روپے ہے۔ پڑھی لکھی مستورات کو اس کی قدر کرنی چاہیئے۔

اولڈ انڈیا ایک انگریزی ہفتہ وار اخبار ہے جو دار السلطنت ہند دہلی سے شائع ہوا ہے۔ اس میں موجودہ سیاسی تحریکات کے متعلق دلچسپ مضامین شائع ہوتے ہیں۔ اور اہل ملک کو مفید مشورے دیئے جاتے ہیں چونکہ مسلمانوں کے انگریزی اخبارات کی بہت کمی ہے۔ اسلئے ہم زور کے ساتھ اس پرچہ کی قدر دانی کی طرف توجہ دلاتے ہیں تاکہ یہ اپنے پاؤں پر مضبوطی کے ساتھ کھڑا ہو سکے اور مسلمانوں کے خاص حقوق کی حفاظت کر سکے۔ سالانہ قیمت [illegible]

لائل گزٹ کی نصیحت سکھ صاحبان کو

سرہالی خورد کے متعلق ہم نے ایک چٹھی شائع کرتے ہوئے معاصر لائل گزٹ کو جو توجہ دلائی تھی وہ بیکار نہیں گئی۔ چنانچہ معاصر موصوف نے مذکورہ بالا چٹھی شائع کرتے ہوئے اس کے متعلق حسب ذیل نصیحت وہاں کے سکھ صاحبان کو کی ہے :-

"ہمارے خیال میں اگرچہ مالکانہ حقوق دہ میں سکھوں کو حاصل ہیں۔ تاہم گاؤں میں جب مسلمان آباد ہیں تو سکھوں کو ان کے مذہبی جذبات کے احترام کے طور پر اور مذہبی آزادی کے لئے جو سکھوں کو اس قدر عزیز ہے۔ مسلمانوں کو مسجد بنانے کی اجازت بخوشی دینی چاہیئے۔ بلکہ اگر ہو سکے۔ تو مسجد کے لئے زمین بھی مسلمانوں کو مفت یا برائے نام قیمت پر دینی واجب ہے۔ امرتسر کی ڈسٹرکٹ سکھ لیگ کو اس بارے میں اپنے رسوخ و اثر سے مسلمانوں کی اس شکایت کا اگر یہ صحیح ہے۔ سدباب کرا دینا چاہیئے۔"

معزز معاصر نے اپنا حق ادا کر دیا۔ جس کیلئے ہم ممنون ہیں۔ اب دیکھئے امرتسر کی ڈسٹرکٹ لیگ اس بارے میں کیا کارروائی کرتی ہے۔ اور دیہہ مذکور کے سکھ صاحبان مسلمانوں کے مذہبی جذبات کا احترام کہاں تک ملحوظ رکھتے ہیں۔

21

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

مذہب کی غرض سمجھو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

۷ ؍ جولائی سنہ ۱۹۲۲ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

مذاہب کی کثرت

دنیا میں مختلف مذاہب نظر آتے ہیں۔ بڑے بڑے مذاہب چار پانچ سمجھو۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ ہزاروں مذاہب دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ مثلاً ہم میں سے جو لوگ ناواقف ہیں وہ ہندو مذہب کو ایک مذہب قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ ایک نہیں ہے۔ ہندو مذہب کے معنے یہ سمجھے کہ ہندوستان میں پیدا ہونے والے مذاہب میں سے کوئی ایک مذہب۔ اور ہندوستان میں سینکڑوں مذاہب پائے جاتے ہیں۔ وہ سب ایک مذہب کی شاخیں نہیں۔ بلکہ مستقل مذاہب ہیں۔ جن کے عقائد عبادات اور کتب بالکل ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ بیشک ایسے بھی ہیں۔ جو ویدوں کو خدا کا کلام مانتے ہیں۔ اور ہم بھی مانتے ہیں کہ وید خدا کا کلام تھے۔ لیکن ایسے بھی ہیں جو وید کے مقابلہ میں اور کتاب کو مانتے ہیں۔ کئی ہیں جو ویدوں کو نہیں مانتے۔ بلکہ وہ کہتے ہیں کہ ان کے لئے ہدایت نامے اور ہیں۔ جنکو وہ مانتے۔ اور ان کی اتباع کرتے ہیں۔ چین میں بھی مذاہب ہیں جاپان میں بھی ہیں۔ اور افریقہ میں سینکڑوں مذاہب ہیں۔ جن میں خدا کے نام الگ عبادت کے طریق الگ الگ ہیں۔ خواہ وہ کتنے ہی ادنیٰ خیال کے ہوں۔ مگر ان کا وجود ضرور ہے۔ یورپ اور امریکہ میں بھی مذاہب کی کثرت ہے۔ عیسائیت مختلف مذاہب کا مجموعہ ہے۔ مثلاً یہ دو مختلف باتیں ایک مذہب میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ ایک گروہ کہتا ہے۔ کہ مسیح انسان ہے۔ اور دوسرا کہتا ہے۔ نہیں وہ خدا ہے۔ لیکن یہ دونوں عیسائی کہلاتے ہیں۔ ایک وہ ہیں جو تورات کی شریعت کے پابند ہیں۔ اور ایک وہ ہیں جو شریعت کو لعنت قرار دیتے ہیں۔ یہ دو مختلف مذاہب ہیں۔ مگر نام ان کا عیسائی ہے۔ تو دنیا میں ہزاروں مذاہب ہیں یورپ والوں نے ایک کتاب انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجنس لکھی ہے جس میں انہوں نے ہزاروں ہی مذاہب گنوائے ہیں۔

اہل مذاہب کی آپس میں جنگ

ان مذاہب میں اتنا اختلاف ہے۔ کہ ایک مذہب کے لوگ دوسرے مذہب کے لوگوں کی ترقی کو پسند نہیں کرتے۔ مسلمان ہندوؤں کو ترقی کرتا نہیں دیکھ سکتے۔ اور ہندو مسلمانوں کی ترقی نہیں چاہتے۔ عیسائی یہود کے دشمن ہیں۔ یہود عیسائیوں کے بدخواہ اور یہ حالت ہے کہ اگر بس چلے تو ایک دوسرے کو کھا جائیں۔ اور اگر موقع ہو تو زبردستی لوگوں کو اپنے مذہب میں داخل کر لیں۔ یا ان کو قتل کر ڈالیں۔ چھوٹے چھوٹے اختلاف پر لوگ پھونک ڈالتے ہیں۔ یورپ اور امریکہ میں اس اختلاف نے یہاں تک ترقی کی ہے کہ امریکہ والے رنگ کی وجہ سے قتل کر ڈالتے ہیں۔ پچھلے سال اخبارات میں شائع ہوا تھا۔ کہ ایک حبشی لڑکا اس سڑک پر سے گذرا جو سفید امریکنوں کے لئے مخصوص تھی۔ اس پر بہت سے مہذب کہلانے والے امریکن پتھر لیکر جمع ہو گئے۔ اور اس پر پتھراؤ کیا۔ مجھکو یاد نہیں رہا کہ انہوں نے اسکو قتل کر ڈالا۔ یا قریب المرگ کر دیا۔ یورپ میں ابھی زیادہ عرصہ نہیں گذرا۔ کہ لوگ اس لئے زندہ جلا ڈالے جاتے تھے۔ کہ وہ فلاں فرقے سے تعلق رکھتے ہیں۔

اختلاف مذاہب کا باعث

یہ اختلاف کیوں ہے۔ آپس میں اس قدر مخالفت کیوں ہے۔ اگر کوئی فرق نہیں۔ تو لڑائی کیوں ہوتی ہے۔ لوگوں کو غور کرنا چاہئے۔ کہ وہ کیوں چاہتے ہیں کہ لوگ ان میں ملیں۔ ان کی یہ خواہش کیوں ہے۔ کہ لوگ اپنے تمام رشتہ دار اعلیٰ قریبیوں کو چھوڑ دیں۔ مسلمان غور کریں۔ کہ وہ جو کہتے ہیں۔ کہ ان کے پاس ایک قیمتی چیز ہے۔ اگر لوگ اس کو قبول نہیں کریں گے۔ تو ہلاک ہوں گے۔ وہ کیا ہے۔ اگر مسلمان کہتے ہیں۔ کہ خدا ایک ہے تو یہودی بھی کہتے ہیں کہ خدا ایک ہے۔ سکھ بھی مانتے ہیں۔ کہ خدا ایک ہے اور عیسائیوں میں بھی اس قسم کے فرقے ہیں۔ جو خدا کو ایک مانتے ہیں۔ اور آریہ سماجی بھی خدا کو ایک تسلیم کرتے ہیں۔ اگر خدا کا خالی ایک ماننا ہی بڑی چیز ہے۔ اور اس کے لئے لوگوں کو اسلام کے لئے سب کچھ چھوڑ دینا چاہئے۔ تو مسلمان اس عقیدے میں اکیلے نہیں۔ بلکہ میں نے بتایا ہے کہ اور بھی فرقے ہیں۔ جنکا یہ اعتقاد ہے۔ اور اگر مسلمان کہیں کہ ہم رسول کریم کو مانتے ہیں تو رسول کریمؐ تو ایک آدمی تھے۔ یہ تو بالکل بے وقوفی کی بات ہو گی کہ کوئی شخص کہے کہ ہم اسلام کو تو سمجھے نہیں صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خاطر مانتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کو قرآن کریم میں آپ کی زبان سے کہلوایا گیا ہے کہ انما انا بشر مثلکم میں تمہارے جیسا آدمی ہوں۔ محض بعثت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی ایمان لانا ایسی چیز نہیں تھی کہ اس کے لئے سب کچھ چھوڑ دیا جائے۔ اگر کہا جائے کہ اسلام میں عبادتیں ہیں تو دوسرے مذاہب میں بھی عبادتیں ہیں۔ بلکہ زیادہ ہیں۔ اور سخت ہیں۔ لوگ سردی میں پانی میں رہتے ہیں۔ اور گرمی میں آگ کے اوپر بیٹھتے ہیں اور مسلمانوں سے زیادہ دکھ اٹھاتے ہیں پھر اگر خالی روزہ رکھنا ہی ایسا ہے کہ دوسرے بھی مانیں۔ تو دوسرے بھی ہیں جو فاقہ کرتے ہیں۔ اگر یہ تمام چیزیں اپنی ظاہری شکل کے لحاظ سے اس قابل ہیں کہ ان کی وجہ سے کوئی شخص اپنا مذہب چھوڑ کر اسلام قبول کرے۔ تو یہ چیزیں اس طرح ان کے پاس بھی ہیں۔ عقاید ان کے بھی ہیں اعمال ان کے بھی ہیں پھر وجہ فساد کیا ہے۔ لڑائی تو خواہ مخواہ کے لئے ہوا کرتی ہے۔ مذہب کے لئے جو لڑائی ہو رہی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذاہب کے پاس کوئی قیمتی چیز اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خزانہ ہے۔ مذاہب کی لڑائی کسی نبی کے محض ماننے یا نہ ماننے کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ اصل مذاہب کی لڑائی یہ ہے کہ خدا ہمارا ہے۔ خدا ایک خزانہ ہے جو ختم نہیں ہوتا۔ انسان جس قدر اس کا قرب اور اس کی رضا چاہنے کی کوشش کرے۔ اس کو کرنا چاہئے بندے پر اس کے احسانات ختم نہیں ہوتے۔ ہر ایک مذہب کہتا ہے۔ کہ خدا ہمارا ہے۔ اسی پر لڑائی ہے ورنہ اور کوئی جھگڑا لڑائی والی نہیں

آنحضرتؐ کا ہم پر احسان اور ہمارا آپؐ کی ذات پر فخر

محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیں فخر ہے تو اس لئے کہ آپ نے ہمیں اس خزانہ کا پتہ دیا۔ اور وہ ذریعہ بتایا کہ وہ خزانہ تمہیں اس طرح مل سکتا ہے۔ اگر ہم نے وہ خزانہ حاصل نہیں کیا تو پھر یہ جھگڑا فضول ہے۔ کیا کوئی دانا اس موتی پر کبھی لڑیگا۔ جو سمندر کی تہ میں ہو۔ وہ موتی ہمارا ہے نہ کسی اور کا وہ تو دونوں کے قبضہ سے باہر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ موتی ہمیں دیا۔ اگر ہم اس موتی کو حاصل نہ کریں۔ اور دنیا سے لڑیں۔ تو ہماری حالت کچھ اچھی نہیں۔ خزانہ کا دروازہ بند تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے اس کا رستہ بتایا۔ اور پھر دروازہ کھولدیا۔

اگر خزانہ ملا تو جھگڑا فضول ہے

لیکن اگر ہم اس خزانہ کو نہیں لیتے تو ہمارے خالی دعوے سے کچھ نہیں ہوتا۔ تمام دنیا کے مذاہب کہتے ہیں۔ کہ خدا ان کے ذریعہ ملتا ہے۔ ہمارا دعوے ہے کہ خدا اسلام کے ذریعہ ملتا ہے۔ ہندو کہتے ہیں کہ خدا ان کے ذریعہ ملتا ہے۔ اور عیسائی کہتے ہیں خدا عیسائیت کے ذریعہ ملتا ہے۔ اور سکھ کہتے ہیں۔ خدا سکھ مذہب کے ذریعہ ملتا ہے۔ ہم کہتے ہیں۔ کہ خدا اسلام کے ذریعہ ملتا ہے۔ اگر باوجود اس کے پھر بھی ہماری حالت میں کوئی تغیر نہیں۔ اور ہمیں خدا نہیں ملا۔ تو کیا یہ خوشی کی بات ہے۔ اصل خوشی تو اس میں ہے کہ خدا مل جائے۔ اس لئے مومن کا یہ کام ہے کہ وہ اس کوشش میں لگا رہے۔ کہ اسکو خدا مل جائے۔ مومن میں اور دوسروں میں یہی فرق ہوتا ہے۔ کہ مومن پر خدا ظاہر ہو جاتا ہے۔ اور دوسرے دعوٰی ہی کرتے رہتے ہیں۔

اس زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ خدا ظاہر ہوا۔ آپ نے پتہ دیا۔ اور اس خزانہ کا دروازہ کھول دیا۔ لیکن یہ کوئی خوشی کی بات نہیں۔ کہ خدا کا ہمیں پتہ لگ گیا۔ بلکہ اصل خوشی اس میں ہے کہ [illegible] جائے۔ اگر دروازے بند ہوں اور کسی شخص کو خزانہ نہ ملے تب بھی وہ محروم ہے۔ اور اگر کھلے ہوں اور وہ نہ لے تب بھی محروم ہے۔ اگر کوئی شخص پیاسا ہو اور اس کو پانی نہ ملے تو وہ تشنہ ہے۔ اور اگر پانی موجود ہو اور وہ نہ پیئے تب بھی پیاسا ہی ہے اور اس کی پیاس میں کچھ کمی نہیں آتی۔ دونوں کی تکلیف ایک سی ہے۔ پس اسی طرح جس شخص کو خدا نہیں ملتا۔ اس کے لئے خوش ہونے کا مقام نہیں۔ لیکن جس کے لئے دروازے کھلے ہیں۔ اور جس کو پتہ ہے کہ خدا یوں مل سکتا ہے۔ اور وہ نہیں لیتا تو اس کی بھی وہی حالت ہے۔

خدا پانے کا گر سورۂ فاتحہ میں

سورۂ فاتحہ میں اسی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ خدا مل جائے۔ دین کے قبول کرنے سے مقصد خدا ہے۔ اسی کے لئے کوشش ہونی چاہئیے۔ اسلام نے وہ طریق بتا دیا کہ جس ذریعہ خدا مل سکتا ہے۔ اسلامی نماز کی بڑائی اس کی تکلیف کے باعث نہیں۔ بلکہ اس کی خوبی کے باعث ہے۔ روزے کو شرف بھوک سے نہیں بلکہ اس کی خوبی سے ہے۔ صدقہ کی یہ غرض نہیں کہ انسان سے مال دلوانا مقصود ہے۔ بلکہ خدا نے اپنے ملنے کا اسے ذریعہ قرار دیا ہے۔ اگر اسلامی عقائد کو بزرگی اور عظمت حاصل ہے تو اس لئے کہ ان سے خدا مل جاتا ہے۔ اگر اصل غرض کو مدنظر نہ رکھیں جو ان امور سے مقصود ہے تو تمام کوششیں ضائع ہونگی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے پہلے تو بتایا کہ خزانہ یہ ہے الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین۔ پھر اس قیمتی خزانہ اور پھلدار باغ کے حصول کا ذریعہ بتایا۔ وہ یہ کہ نوکر ہو جاؤ۔ تو اس خزانہ اور اس باغ کے اندر جا سکو گے۔ اور اس کے لئے کہا کہ ایاک نعبد۔ اگر خزانہ کو لینا چاہتے ہو تو پہلے غلاموں میں بھرتی ہو جاؤ۔ کیونکہ غلاموں کے لئے آقا کے خزانوں اور باغوں میں جانا منع نہیں۔ اور غلام اور نوکر کو بھی آقا کی چیز کے استعمال کا ایک حد تک حق حاصل ہوتا ہے۔ یہ بھی ایک شرکت ہوتی ہے۔ مگر پھر اس سے اگلا مقام بتایا کہ ایاک نستعین غلام ہونے کے بعد مانگتا ہے۔ مگر مانگنا بھی آسان نہیں۔ کیونکہ جو خدمت کرتا اور آقا کو خوش کرتا ہے۔ اسی کو مانگنے کا بھی حق حاصل ہوتا ہے۔ ایک لطیفہ ہے۔ ایک شخص کو اس کی ماں نے کہا کہ جا کر ملازمت کر اور جب تیرا آقا تجھ سے خوش ہوا کرے تو اس سے انعام مانگا کر۔ بیٹے نے پوچھا کہ میں کیونکر سمجھوں کہ آقا خوش ہے۔ ماں نے کہا کہ جب وہ ہنسے تو سمجھ لینا کہ وہ خوش ہے۔ چنانچہ وہ گیا اور ایک جگہ اس کو ملازمت مل گئی۔ ایک دن رات کے وقت بارش ہو رہی تھی۔ آقا نے کہا کہ جاؤ دیکھو کیا اس وقت بارش ہو رہی ہے۔ یا بند ہو گئی ہے۔ ملازم نے کہا کہ ہو رہی ہے۔ آقا نے کہا تجھے کیونکر معلوم ہوا۔ اس نے جواب دیا کہ بلی باہر سے آئی ہے۔ اور میں نے اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا ہے۔ اس سے معلوم ہوا۔ آقا نے کہا کہ اچھا چراغ بجھا دو۔ نوکر نے کہا۔ کہ حضور منہ پر کپڑا لے لیں۔ اندھیرا ہو جائیگا۔ آقا نے کہا۔ کہ کواڑ بند کر دو۔ ملازم نے کہا حضور دو کام میں نے کئے ہیں۔ ایک جناب خود کر لیں۔ آقا ہنس پڑا۔ اور اس نے فوراً کھڑے ہو کر کہا حضور انعام دیجئے۔ اس طرح کی خدمت کرنے سے انعام نہیں ملتا۔ بلکہ سچے دل سے اور صحیح معنوں میں خدمت کرنے سے انسان انعام کا مستحق ہوتا ہے۔ اور عمدہ خدمت کرنے کے بعد غلام اور ملازم آرزومند ہوتا ہے۔ کہ اسکو انعام ملے۔

خدا سے خدا کو مانگو

آگے مانگنے کی دو چیزیں ہوتی ہیں۔ ایک مال و دولت اور ایک آقا کی رضا مندی۔ محبوبیت کے بھی درجے ہیں۔ پہلا درجہ تو یہی ہوتا ہے۔ کہ وہ آقا سے مانگے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah
22

کہ مجھ کو یہ چیز دیجئے۔ اور وہ چیز دیدیجئے۔ اور پھر ترقی کرتا ہے۔ تو اس کی نظر ان چیزوں پر نہیں پڑتی۔ بلکہ خود آقا پہ پڑتی ہے۔ اور وہ آقا کا ہاتھ پکڑنا چاہتا ہے۔ وہ اور سب انعامات سے الگ ہو کر عرض کرتا ہے کہ میں تو آپ ہی کو مانگتا ہوں۔ آپ مل جائیں ۔

خدا کا قرب پھر قرب بھی کئی قسم کا ہوتا ہے۔ پیر دبانے والے ملازم کو بھی قرب حاصل ہے مگر جو وزیر کو قرب حاصل ہے۔ وہ بہت اعلیٰ درجہ کا ہوتا ہے۔ پہلے اگر اس کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ مجھے آپ کا دیدار ہو۔ تو پھر وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کے مقام پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور اسوقت وہ یہ خواہش کرتا ہے کہ اگر آپ نے منہ دکھایا ہے۔ تو چھپایئے مت ملجائیے اور ہمیشہ کے لئے مل جائیے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حصول کا یہ ذریعہ بتایا ہے ۔

"دیندار دنیا دار" اور "دنیا دار دنیا دار" یہ چیز ہے جس کے لئے مسلمان کوشش کرتا ہے۔ اور اس وقت اس کی یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ دست در کار و دل بایار۔ جو لوگ دنیا کا کام دنیا کے لئے کرتے ہیں۔ وہ پھسل جاتے ہیں۔ دیندار دنیا دار اور دنیا دار دنیا دار میں یہ فرق ہے۔ کہ پہلا دنیا کا کام کرتا ہوا بھی خدا سے غافل نہیں ہوتا۔ لیکن دنیا دار دنیا دار کے کام تمام کے تمام دنیا کے لئے ہوتے ہیں۔ اور وہ خدا کو بھولا ہوا ہوتا ہے۔ دیندار کسی کی امانت واپس کرتا ہے۔ تو کچھ اپنے پاس سے زائد دیتا ہے کہ کہیں اس کا حق میرے ذمہ نہ رہ گیا ہو۔ لیکن دنیا دار کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ اس کا حق دبا لے۔ دیندار دوسرے کے حق کو تو کیا دبانے کا خیال کرتا۔ اپنا حق بھی چھوڑنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ لیکن دنیا دار اپنا حق کہاں چھوڑتا ہے وہ تو دوسرے کے حق پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ بعض لوگ یہ بات زبان سے تو نہیں کہتے۔ کہ وہ دوسرے کا حق دبا لیں۔ مگر ان کے نفس میں یہ خواہش ضرور ہوتی ہے۔ لیکن مومن کا نفس ہر قسم کی خواہشوں سے پاک ہوتا ہے۔ جس شخص کی یہ حالت ہو کہ اس کو تسلی نہ ہو۔ اسکو خدا کا قرب حاصل نہیں ۔

نصیحت میں اپنے دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اس بات کی کوشش کریں کہ ان کو خدا مل جائے محض رستہ کا ملنا کافی نہیں۔ اور اس کے لئے جھگڑا فضول ہے۔ ہاں اگر خدا ملجاتا ہے تو پھر دوسروں سے جھگڑو۔ اور ان کو وہ چیز دو۔ جو ان کے پاس نہیں۔ راستہ ہمیں محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتا دیا۔ اور پھر جب وہ گم ہوا۔ تو دوبارہ مسیح موعود نے دکھا دیا۔ اب اسکی ضرورت ہے کہ اس رستہ پر چلکر خدا کو حاصل کیا جائے ورنہ اس کے بغیر کوئی خوبی نہیں ۔

22

مولوی محمد شریف کی غلط بیانی

آجکل کے مولویوں کی حالت دیکھ کر افسوس آتا ہے کہ وہ کیوں حق اور راستی سے اسقدر بیزار ہو رہے ہیں۔ رمضان سے چند روز قبل کا ذکر ہے کہ "گھوڑے واہ" سے ایک شخص کا مطالبہ آیا کہ اسکو آنحضرت ؐ کی وہ حدیث بتلائی جائے جس میں کہ آپ نے یہ فرمایا ہو کہ بندہ خدا کا یہاں تک قرب حاصل کر لیتا ہے۔ کہ خدا اس کے ہاتھ بن جاتا ہے۔ خدا اس کے پیر بن جاتا ہے۔ خدا اس کی آنکھیں بن جاتا ہے خدا اس کی زبان بن جاتا ہے۔ الحدیث۔ چنانچہ صحیح بخاری کی وہ جلد جس میں یہ حدیث موجود تھی۔ لے کر میں موضع مذکور میں گیا۔ واپسی پر شب کو موضع بھٹیاں میں میں نے تقریر کی۔ جس کا موضوع یہ تھا کہ ہمارے اور ہمارے دیگر مسلمان بھائیوں کے درمیان کیا کیا اختلاف ہیں۔ اور ان کا تصفیہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ پہلا اختلاف میں نے بتایا کہ وہ حیات و وفات مسیح کے متعلق ہے۔ چنانچہ میں نے وعید قرآنی من لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک هم الکافرون (کہ جو شخص اپنے اختلافات میں کلام الٰہی کو حکم نہیں بناتا وہ کافر ہے) کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے دعوے وفات مسیح کی بنیاد قرآن کریم پر رکھی۔ اور ثابت کر دیا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ جب حضرت عیسیٰ کی عمر کے ایک سو بیس سال کا ذکر کیا تو فوراً بعض مولوی صاحبان نے والغوا فیہ کے مطابق شور مچانا شروع کیا کہ تم ایک سو بیس برس عمر بتاتے ہو۔ اور مرزا صاحب ایک سو پچیس۔ میں نے کہا کہ میرے دعویٰ وفات مسیح کی بنیاد قرآن ہے۔ اگر ان آیات کا آپ کوئی جواب دے سکتے ہیں۔ تو دیں۔ مگر مولوی صاحبان اپنی ہٹ دھرمی سے باز نہ آئے اور ایک شخص مولوی محمد شریف صاحب نے کہا کہ دراصل حضرت عیسیٰ کی عمر کی نسبت حدیث ہی کوئی نہیں۔ یہ مرزا صاحب نے غلط لکھ دیا ہے۔ اسی واسطے انھوں نے عربی عبارت کوئی نہیں لکھی۔ تب میں نے کہا کہ اس کا ذمہ میں لیتا ہوں۔ آج ہم اس غرض سے تو یہاں آئے نہیں تھے۔ کہ یہاں ہم نے کوئی مباحثہ کرنا تھا۔ تا سامان بھی ہمراہ لاتے۔ اس واسطے اس کا ثبوت ہم کسی دوسرے وقت پر دے سکتے ہیں۔ اور تجویز یہ ہوئی کہ رمضان کے بعد فریقین کی رضامندی سے معاملے کے تصفیہ کے لئے تاریخ مقرر کی جائیگی۔ چنانچہ رمضان سے ایک دو ہفتہ بعد ہمارے پیغام کے جواب میں کہا گیا۔ کہ جس وقت جی چاہے یہاں آجاؤ۔ چنانچہ منشی عبدالحق صاحب مدرس کی خاطر جو کہ مولوی محمد شریف صاحب وغیرہ مولوی صاحبان کے پرجوش معاون ہیں۔ اتوار کا دن موزوں سمجھا۔ کیونکہ ان کے جوش کو میں نیک نیتی پر محمول کرتا ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ حق کے کھل جانے پر وہ حق کے قبول کرنے میں تامل نہیں کرینگے۔ چنانچہ شاہ عبدالحق صاحب محدث کی کتاب "ماثبت بالسنة" میں حضرت عیسےٰ کی ایک سو پچیس برس کی حدیث دکھلا دی۔ اور زرقانی میں سے ایک سو بیس برس کی عمر کی حدیث دکھلا دی۔ جس کے رجال کی نسبت انھوں نے لکھا ہے۔ کہ وہ سب ثقہ ہیں۔ اسی طرح نواب صدیق حسن خان صاحب کی کتاب حجج الکرامہ سے بھی یہی حدیث ان کو بتلائی۔ کہ ان کے نزدیک بھی اس حدیث کے رجال معتبر اور ثقہ ہیں۔ مولوی محمد شریف کہنے لگے کہ حدیث کی سند مجھے لکھ دو۔ میں خود تحقیق کروں گا۔ مگر جس شخص کو بخاری بھی میسر نہیں۔ اور [illegible] سمجھتا ہے۔ وہ زرقانی اور طبرانی اور نواب صدیق حسن کے مقابلہ میں اس حدیث کی سند کی تحقیق کا دعویٰ کرتا ہے آخر ہماری موجودگی میں مولوی محمد شریف وغیرہ نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برات کے ساتھ چلے گئے۔ مگر مولوی محمد شریف صاحب نے کس بددیانتی سے کام لیا کہ بغیر کسی گفت و شنید کے اور بغیر کسی تصفیہ کے پہلے ہی مطالبہ اہلحدیث میں شایع کر دیا۔ جس سے یہ معلوم ہو۔ کہ میرے اور ان کے درمیان کوئی تاریخ مقرر ہو چکی ہے۔ اور وہ مجھے بلا بلا کر تھک گئے ہیں۔ اور اب مجبوراً اخبار میں انھوں نے مجھے چیلنج دیا ہے۔ پھر یہ کس قدر جھوٹ بولا ہے۔ کہ دجال کے متعلق میری اور ان کی کوئی گفتگو ہوئی ہے فلعنت اللہ علی الکاذبین۔ اسی طرح یہ بھی کس قدر جھوٹ ہے۔ کہ مرزا صاحب نے حضرت عیسےٰ کی ایک سو تریں برس عمر لکھی ہے۔ حالانکہ تذکرۃ الشہادتین میں ایکسو تریں کا کوئی فقرہ نہیں۔ جس عبارت میں وہ تحریف کرتے ہیں تو اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ عیسائیوں کا جو خیال ہے کہ صلیبی واقعہ کے بعد مسیح تین دن تک مرے رہے یا بقول مفسرین وہ تین گھنٹے مرے رہے۔ پھر زندہ خدا کی طرف گئے۔ یہ صحیح نہیں۔ بلکہ اس واقعہ کے بعد حضرت عیسیٰ زندہ رہے۔ حتیٰ کہ ایک سو بیس برس انھوں نے عمر پائی اور پھر وفات پا کر خدا کی طرف گئے۔ سو اس واقعہ سے پہلے تینتیس برس ایک سو بیس میں شامل ہیں۔ جیسا کہ "پھر وفات پا کر" کے فقرہ سے ظاہر ہو رہا ہے۔ بعد کے لفظ سے حضرت مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ کی عمر کی تقسیم نہیں کی۔ بلکہ موت کی نفی کی ہے اور حیات کو ثابت کیا ہے۔ چنانچہ راز حقیقت کی مندرجہ ذیل عبارت اس مفہوم کو ثابت کر رہی "کیونکہ تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے صلیبی واقعہ سے نجات پاکر ضرور ہندوستان کا سفر کیا ہے ...... اور آخر ایک سو بیس برس کی عمر میں سری نگر میں انتقال فرمایا ہے"

خاکسار حافظ محمد جمیل احمد۔ قادیان

خدا پر کیسا ایمان ہونا چاہیئے

رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے۔ مگر تم اس حالت میں اس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اس میں کچھ جدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت میں مراد یابی اور نامرادی

فہرست نومبائعین

(یہ نمبر شمار جنوری ۱۹۲۲ء سے شروع ہوتا ہے)

بقیہ ماہ مارچ ۱۹۲۲ء

۴۴۷ - زوجہ شیخ داؤد صاحب کنگ
۴۴۸ - والدہ 〃 〃 〃
۴۴۹ - ہمشیرہ 〃 〃 〃
۴۵۰ - والدہ شیخ کرم علی صاحب 〃
۴۵۱ - ہمشیرہ 〃 〃 〃 〃
۴۵۲ - زوجہ حاجی رمضان صاحب 〃
۴۵۳ - والدہ 〃 〃 〃
۴۵۴ - دختر 〃 〃 〃
۴۵۵ - دختر 〃 〃 〃
۴۵۶ - زوجہ شیخ سلیمان صاحب 〃
۴۵۷ - زوجہ شیخ ہزاری صاحب 〃
۴۵۸ - والدہ 〃 〃 〃
۴۵۹ - ہمشیرہ 〃 〃 〃
۴۶۰ - عمہ 〃 〃 〃
۴۶۱ - والدہ شیخ علی محمد صاحب 〃
۴۶۲ - ہمشیرہ 〃 〃 〃
۴۶۳ - زوجہ شیخ محمد صاحب 〃
۴۶۴ - زوجہ شیخ ابراہیم صاحب 〃
۴۶۵ - والدہ شیخ کالو صاحب 〃
۴۶۶ - ہمشیرہ 〃 〃 〃
۴۶۷ - ہمشیرہ 〃 〃 〃
۴۶۸ - والدہ شیخ الہ دتا صاحب 〃
۴۶۹ - زوجہ 〃 〃 〃
۴۷۰ - اہلیہ بابو صاحب 〃
۴۷۱ - اہلیہ جوگی خان صاحب 〃
۴۷۲ - دختر 〃 〃 〃
۴۷۳ - زوجہ مستان خان صاحب 〃
۴۷۴ - زوجہ شیخ سلیمان صاحب 〃

۴۷۵ - زوجہ تراب علی خان صاحب کنگ
۴۷۶ - دختر 〃 〃 〃 〃
۴۷۷ - والدہ ہدایت خان 〃
۴۷۸ - زوجہ رمضان خان 〃
۴۷۹ - ہمشیرہ ہدایت خان 〃
۴۸۰ - ہمشیرہ عوض خان 〃
۴۸۱ - زوجہ شیخ چراغ صاحب 〃
۴۸۲ - دختر 〃 〃 〃
۴۸۳ - دختر 〃 〃 〃
۴۸۴ - زوجہ شیخ شجاعت علی خان صاحب 〃
۴۸۵ - دختر 〃 〃 〃
۴۸۶ - والدہ شیخ داؤد صاحب 〃
۴۸۷ - ہمشیرہ 〃 〃 〃
۴۸۸ - زوجہ اکبر خان صاحب 〃
۴۸۹ - زوجہ نذیر حسین صاحب مظفر نگر
۴۹۰ - دختر اکبر خان صاحب کنگ
۴۹۱ - دختر 〃 〃 〃
۴۹۲ - دختر 〃 〃 〃
۴۹۳ - دختر 〃 〃 〃
۴۹۴ - زوجہ عثمان خان صاحب 〃
۴۹۵ - دختر 〃 〃 〃
۴۹۶ - دختر 〃 〃 〃
۴۹۷ - والدہ منگل خان صاحب 〃
۴۹۸ - ہمشیرہ 〃 〃 〃
۴۹۹ - ہمشیرہ 〃 〃 〃
۵۰۰ - والدہ علی خان صاحب 〃
۵۰۱ - والدہ آغا خان صاحب کنگ

ماہ اپریل ۱۹۲۲ء

۵۰۲ - نبی بخش صاحب ضلع گورداسپور
۵۰۳ - منشی امام الدین صاحب 〃 لاہور
۵۰۴ - حشمت علی صاحب 〃 منٹگمری
۵۰۵ - امام الدین صاحب 〃 گوجرانوالہ
۵۰۶ - اہلیہ 〃 〃 〃
۵۰۷ - محمد الدین صاحب 〃 〃
۵۰۸ - اہلیہ اول نور الدین صاحب 〃 〃
۵۰۹ - اہلیہ ثانی 〃 〃 〃
۵۱۰ - آمنہ بی بی ضلع گجرات
۵۱۱ - سید میاں صاحب 〃 〃
۵۱۲ - سیدہ بیگم 〃 〃
۵۱۳ - محمد رمضان صاحب 〃
۵۱۴ - چوہدری محمد ابراہیم صاحب 〃 گوجرانوالہ
۵۱۵ - بشیر احمد صاحب 〃 امرتسر
۵۱۶ - عبد الغنی صاحب 〃 سیالکوٹ
۵۱۷ - ہمشیرہ حاجی عبد اللہ خان صاحب سرگودہا
۵۱۸ - مستری غلام علی صاحب 〃 گجرات
۵۱۹ - غلام محمد صاحب 〃 اٹک
۵۲۰ - جیواں بی بی 〃 سرگودہا
۵۲۱ - مریم بی بی 〃 〃
۵۲۲ - زینب بی بی 〃 〃
۵۲۳ - نور الدین صاحب 〃 〃
۵۲۴ - مراد احمد صاحب 〃 گوجرانوالہ
۵۲۵ - حسن بی بی 〃 〃
۵۲۶ - سردار بی بی 〃 شاہ پور
۵۲۷ - بوٹا 〃 سیالکوٹ
۵۲۸ - جیواں بی بی 〃 〃
۵۲۹ - سلطان محمد صاحب 〃 منٹگمری
۵۳۰ - محمد الدین صاحب 〃 〃
۵۳۱ - قمر الدین صاحب 〃 بنارس
۵۳۲ - غلام محمد صاحب 〃 لائل پور
۵۳۳ - علی محمد صاحب 〃 جالندہر
۵۳۴ - فضل خان صاحب 〃 راولپنڈی
۵۳۵ - عمدہ بیگم ضلع لاہور

۵۳۶ - عطر بی بی ضلع لاہور
۵۳۷ - اللہ دتا صاحب۔ سوبہانگہ
۵۳۸ - بیگم بی بی ضلع منٹگمری
۵۳۹ - کالو خان صاحب 〃 گجرات
۵۴۰ - شمس الدین صاحب 〃 جہلم
۵۴۱ - میاں بخش صاحب 〃 ہوشیارپور
۵۴۲ - مسماۃ گوہراں بی بی 〃 جہلم
۵۴۳ - ابراہیم صاحب 〃 گجرات
۵۴۴ - میاں خیر الدین صاحب 〃 لدہانہ
۵۴۵ - نذیر حسین صاحب 〃 مظفر نگر
۵۴۶ - محمد محسن صاحب 〃 〃
۵۴۷ - محمد منعم صاحب 〃 〃
۵۴۸ - محمد مکرم صاحب 〃 〃
۵۴۹ - الہی بخش صاحب 〃 جھنگ
۵۵۰ - مسماۃ جیواں بی بی 〃 سیالکوٹ
۵۵۱ - والدہ صاحبہ مستری علی محمد 〃
۵۵۲ - رمضان بی بی 〃
۵۵۳ - مرزا محمد علی بیگ صاحب 〃 انبالہ
۵۵۴ - عبد اللہ صاحب سیالکوٹ
۵۵۵ - حبیب اللہ صاحب 〃 〃
۵۵۶ - محمد عظیم صاحب 〃 〃
۵۵۷ - حمزہ خان صاحب قادیان
۵۵۸ - برکت خان صاحب 〃 گورداسپور
۵۵۹ - حکمت خان صاحب 〃 〃
۵۶۰ - اکبر میر کشمیر
۵۶۱ - محمد بی بی ضلع جموں
۵۶۲ - عبد الرحمٰن صاحب 〃 〃
۵۶۳ - اہلیہ صاحبہ حافظ نصیر احمد خان صاحب غازیپور
۵۶۴ - احمد خان صاحب کشمیر
۵۶۵ - ایس ایم جلال حسین صاحب کٹک
۵۶۶ - محمد فاطمہ بنت احمد اسمٰعیل صاحب سیلون
۵۶۷ - لطیفہ 〃
۵۶۸ - ایم ایم ایس بکار 〃
۵۶۹ - ابوبکر صاحب 〃
۵۷۰ - زین الدین صاحب 〃

Digitized by Khilafat Library Rabwah

23

۵۷۱۔ محمد عبدالقادر صاحب ضلع سیالکوٹ
۵۷۲۔ غلام محمد صاحب ضلع امرتسر
۵۷۳۔ فیضل احمد صاحب ” جہلم
۵۷۴۔ مسماۃ غلام زہرہ صاحبہ ” ملتان
۵۷۵۔ عبدالسبحان صاحب ” کشمیر
۵۷۶۔ عبدالعزیز ولد اسد اللہ صاحب ” ”
۵۷۷۔ عبدالعزیز ولد سبحان صاحب ” ”
۵۷۸۔ ثناء اللہ خان صاحب جودھپور
۵۷۹۔ غلام جیلانی خان صاحب ” ہوشیارپور
۵۸۰۔ منشی محمد عزیز صاحب ” گوجرانوالہ
۵۸۱۔ شیخ فضل کریم صاحب ضلع امرتسر
۵۸۲۔ میاں نبی بخش صاحب ” ”
۵۸۳۔ اہلیہ صاحبہ ” ”
۵۸۴۔ فیض محمد صاحب ” ”
۵۸۵۔ اہلیہ صاحبہ ” ”
۵۸۶۔ غلام رسول صاحب ” ”
۵۸۷۔ رحیم داد خان صاحب ضلع مظفرگڑھ
۵۸۸۔ عبدالحق صاحب ضلع گجرات
۵۸۹۔ رجب میر صاحب ” کشمیر

۵۹۰۔ خورشید بی بی صاحبہ ضلع کشمیر
۵۹۱۔ نور بی بی صاحبہ ” ”
۵۹۲۔ رحمت بی بی صاحبہ ” ”
۵۹۳۔ جنت بی بی صاحبہ ” ”
۵۹۴۔ عزیز بی بی صاحبہ ” ”
۵۹۵۔ محمد بی بی صاحبہ ” لکھنؤ
۵۹۶۔ کوراکنی صاحب ” سیالکوٹ
۵۹۷۔ رحمت اللہ صاحب لدھیانہ
۵۹۸۔ سلامت میاں صاحب ” آسام
۵۹۹۔ الطاف میاں صاحب ” ”
۶۰۰۔ ولی محمد میاں صاحب ” ”
۶۰۱۔ لال محمد صاحب ” ”
۶۰۲۔ مولا بخش صاحب ” ”
۶۰۳۔ حبیب النساء صاحبہ ” ”
۶۰۴۔ شہید النساء صاحبہ ” ”
۶۰۵ تا ۶۰۹۔ پانچ لڑکے ” ”
۶۱۰ تا ۶۱۴۔ پانچ لڑکیاں ” ”
۶۱۵۔ کریم بخش صاحب ” سندھ

ماہ مئی سنہ ۱۹۲۲ء

۶۱۶۔ ہمشیرہ محمد حسن صاحب ضلع پٹیالہ
۶۱۷۔ ابراہیم صاحب ضلع شاہپور
۶۱۸۔ نواز علی صاحب ” بریلی
۶۱۹۔ اہلیہ منشی برکت علی صاحب ” گجرات
۶۲۰۔ نور احمد صاحب ” منٹگمری
۶۲۱۔ سردار بی بی صاحبہ گورداسپور
۶۲۲۔ خوشی محمد صاحب ”
۶۲۳۔ اکبر علی صاحب گوجرانوالہ
۶۲۴۔ غلام یٰسین صاحب شاہپور
۶۲۵۔ مستری اللہ بخش صاحب ”
۶۲۶۔ شیخ عبدالحمید صاحب پٹیالہ
۶۲۷۔ مولوی نذیر محمد صاحب ضلع کشمیر
۶۲۸۔ مولوی نعیم الدین صاحب ” بارہ بنکی
۶۲۹۔ محمد صادق صاحب گوجرانوالہ
۶۳۰۔ غلام حسین صاحب گورداسپور
۶۳۱۔ غلام محمد صاحب گجرات
۶۳۲۔ رابعہ بی بی صاحبہ ”
۶۳۳۔ اہلیہ عطا محمد صاحب لائلپور
۶۳۴۔ اہلیہ جمعدار عبداللہ خان صاحب ضلع جہلم
۶۳۵۔ برکت بی بی صاحبہ لائلپور
۶۳۶۔ حسین محمد صاحب گوجرانوالہ
۶۳۷۔ محمد دین صاحب امرتسر
۶۳۸۔ جلال الدین صاحب منٹگمری
۶۳۹۔ فضل الدین صاحب لاہور
۶۴۰۔ بشیر احمد صاحب نوشہرہ

۶۴۱۔ محمد نصیب صاحب لاہور
۶۴۲۔ میاں شاہ محمد صاحب ملتان
۶۴۳۔ ولی محمد صاحب جہلم
۶۴۴۔ محمد جان صاحب مونگیر
۶۴۵۔ سراج الدین صاحب بغداد
۶۴۶۔ اہلیہ صاحبہ منشی برکت علی صاحب فیروزپور
۶۴۷۔ مسماۃ کرم بی بی صاحبہ سیالکوٹ
۶۴۸۔ مسماۃ زینب بی بی صاحبہ ”
۶۴۹۔ غلام محمد صاحب ”
۶۵۰۔ عبدالرحمن صاحب کشمیر
۶۵۱۔ جیون شاہ صاحب گجرات
۶۵۲۔ بھانجہ میاں برکت علی صاحب ضلع لدھیانہ
۶۵۳۔ احمد صاحب عراق

۶۵۴۔ عبداللہ صاحب جالندھر
۶۵۵۔ شمس الدین صاحب سیلون
۶۵۶۔ محمد اقبال صاحب پشاور
۶۵۷۔ اصغر علی خان صاحب رہتک
۶۵۸۔ محی الدین صاحب سیلون
۶۵۹۔ اہلیہ صاحبہ محمد صدیق صاحب بریلی
۶۶۰۔ بشیر بہادر خان صاحب شاہجہانپور
۶۶۱۔ اہلیہ صاحبہ تاج محمد خان صاحب ضلع پشاور
۶۶۲۔ شیخ نیاز علی میاں صاحب آسام
۶۶۳۔ سردار میاں صاحب ”
۶۶۴۔ خدا بخش میاں صاحب ”
۶۶۵۔ پیر بخش میاں صاحب ”
۶۶۶۔ گلاب شاہ صاحب ”
۶۶۷۔ عابد میاں صاحب ”

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل ایڈیٹر

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ اول ظفروال

مقام نارووال

جے گوپال ولد راموں شاہ قوم مہاجن ساکن ... تحصیل ظفروال مدعی

بنام

شیرو ولد دیویدتا قوم جٹ ساکن نوناوالی تحصیل ظفروال

مدعا علیہ

دعویٰ ۱۰۰/- روپیہ بابت تمسک

بنام شیرو ولد دیویدتا قوم جٹ ساکن نوناوالی تحصیل ظفروال

مدعا علیہ

مقدمہ بالا میں بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ تم دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہو۔ اس لئے تمہارے نام اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ تم ۲۲ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کرو ورنہ تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاویگی۔ آج بتاریخ ۱۰ ماہ جولائی ۱۹۲۲ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط افسر عدالت

عینک سے نجات پانے کا آلہ

اصل ممیرے کا سرمہ اور ممیرا مصدقہ مسیح موعود اور حکیم الامت خلیفہ اولؓ یہ سرمہ امراض آنکھوں کے لئے بہت مفید ہے۔ اور مجرب ہے۔ اور یہ سرمہ ککروں کے لئے اور نظر بڑھانے کے لئے ابتدائی موتیابند جالا۔ پھولا۔ پڑبال لالی ہو۔ آنکھوں سے ہر وقت پانی جاری رہتا ہو۔ نظر کمزور ہو ان کیلئے بہت مفید ہے۔ اور اگر ایک ہفتہ استعمال کرکے کسی شخص کو فائدہ ثابت نہ ہو۔ تو بیشک واپس کردے۔ قیمت سرمہ فی تولہ عہ قسم اول اور ممیرا قسم اول فی تولہ ۵؎

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضا نافع صرع مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر۔ و جذام و استسقا و زردی رنگ۔ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت و فساد بلغم قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی ہے یہ ست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ سے استعمال کریں۔ قیمت قسم اول عہ فی تولہ قسم دوم ۸؎ فی تولہ۔

المشتہر

احمد نور کابلی سوداگر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انجنیرنگ سکول لدھیانہ سے پشاور میں

بوجوہات چند در چند جنوری سنہ ۲۲ء سے یہ سکول باجازت جناب چیف کمشنر صاحب بہادر صوبہ سرحدی۔ لدھیانہ سے پشاور میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر نے سکول کیلئے سا... کو والی بلڈنگ کا کل بالائی حصہ منظور فرمایا۔ اور جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر سر رشتہ تعلیم نے پشاور میں اس سکول کے مفید ثابت ہونے پر لوکل گورنمنٹ کی سرپرستی کا وعدہ فرمایا۔ اور اپریل سنہ ۲۲ء سے کئی ... طالب علم کیلئے وظیفہ بھی منظور فرمایا۔ سکول کی ... ترقی کا اندازہ ملازم شدہ طلباء کی فہرست اور انجنیر صاحبان کے معائنہ جات سے ہو سکتا ہے۔ پرنسپل مسٹر محمد سکندر رضا صاحب سول انجنیر ہیں۔ جو بیس سال تک انجنیرنگ کالج حیدر آباد دکن میں پرنسپل رہ چکے ہیں۔ انٹرنس تک کی تعلیم کے طلباء اوورسیر کلاس میں اور مڈل تک کی تعلیم کے طلباء سب اوورسیر کلاس میں داخل ہو سکتے ہیں۔ مفصل قواعد معہ نقول سرٹیفکیٹ کیلئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا چاہیے۔

مینیجر انجنیرنگ سکول پشاور

عرق خضاب نمونہ شباب

پندرہ سالہ مشہور و معروف ہر دلعزیز خضاب ایسا مفید اور ارزاں صرف ایک شیشی کا نفیس خوشبودار و بیضرر عرق جو بالوں کو مثل قدرتی کے پختہ خوشنما سیاہ کرتا ہے۔ ولایت اور ہندوستان میں ابھی تک ایجاد نہیں ہوا۔ باندھنے کی دقت نہیں۔ اشتہار رنجہ کو معمولی خیال نہ فرماویں۔ ہم بفضلہ دروغگوئی کو لعنت اور دھوکا بازی کو مذہبی اور اخلاقی جرم سمجھتے ہیں۔ بجائے اس بے نظیر عرق خضاب نمونہ شباب کے کوئی دوسرا عرق عذاب خرید کر تکلیف و نقصان نہ اٹھائیں۔ قیمت فی شیشی یک اولنس معہ برش ۹ ر علاوہ محصول وغیرہ زیادہ کے خریداروں سے خاص رعایت۔

احمدی ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے

مینیجر کارخانہ عرق خضاب نمونہ شباب قادیان

دنیا میں بہشتی زندگی

اگر آپ دنیا میں بہشتی زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو سورۂ نور کی تفسیر فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا مطالعہ کیجیئے جس میں تمدنی معاشرتی اور خانگی اہم امور کے بارے میں خدا تعالیٰ کے ارشادات بتائے گئے ہیں۔ قیمت عہر

تفسیر القرآن پارہ ۲۸ فرمودہ حضرت خلیفہ ثانی ۱۲ر احسانات مسیح موعود ۱ر

المشتہر دفتر ایڈیٹر الفضل قادیان پنجاب

قادیان میں مکان بنانے کیلئے ایک نہایت عمدہ موقعہ

ایک زمین ۴۳ فٹ لمبی ۶۰ فٹ چوڑی متصل مکانات بابو فیروز الدین صوفی تصور حسین حکیم محمد عمر صاحب مسجد مبارک کے شرقی رخ پر ۲ منٹ کے فاصلہ پر قابل فروخت ہے۔ غرب کی طرف ۱۳ فٹ کا رستہ ہے۔ شمالی جانب سڑک اور مشرقی جانب مفتی فضل الرحمٰن صاحب کی زمین جنوب کی طرف ڈاب قیمت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کر لیا جائے۔

قاضی نور محمد کلرک اینڈ برادرس قادیان

قادیان میں اراضی خریدنے کے خواہشمند احباب

مطلع رہیں کہ ہمارے انتظام میں عموماً ہر وقت ہر قسم اور ہر موقعہ کی زمین موجود رہتی ہے۔ تفصیلات بذریعہ خط و کتابت معلوم کی جاویں۔

اس وقت محلہ دارالرحمت قادیان میں احمدیہ سٹور کے پاس نہایت عمدہ موقعہ کے قطعات موجود ہیں قیمت حسب موقعہ فی مرلہ ۵۰ و ۴۰ اور للعہ ہے محلہ دارالفضل میں بھی زمین موجود ہے۔ جو قادیان سے نسبتاً کچھ فاصلہ پر ہے اس کی قیمت حسب موقعہ فی مرلہ ۲۵ اور ۲۰ ہے۔

صاحبزادہ مرزا بشیر احمد۔ قادیان پنجاب

امرتسر بڑی تجارت کی منڈی ہے

ہر ایک قسم کا مال مثل بنیانی۔ بزازی۔ لوہار۔ لکڑی۔ چمڑا۔ شال۔ پلہ گوٹا۔ اور جس جس قسم کا چاہیں۔ ہماری معرفت منگائیں انشاء اللہ عمدہ اور بکفایت روانہ ہوگا۔ نرخ دیئے جاتے ہیں۔ نصف روپیہ پیشگی اور نصف کا وی پی یا بذریعہ بینک سارا روپیہ پیشگی روانہ کرنیوالوں کو ایک فیصدی کمیشن دیا جائیگا۔ اگر کسی قسم کا مال فروخت کرانا ہو تو آڑھت پر ہو سکتا ہے۔

احمدی برادرس امرتسر

الخطبہ

اللہ دتہ بابا مستری ساکن فیروز والہ (گوجرانوالہ) جو خاصہ کاریگر ہے۔ عمر ۱۸۔ ۱۹ سال ہے۔ اس کے لئے رشتہ نکاح کی ضرورت ہے صاحب مذکور سے اہل حاجت خط و کتابت کریں۔

مرزا احمد بیگ والی پیشگوئی

معہ ترمیم و اضافہ پہلے سے ڈیوڑھے حجم پر تیسری بار چھپ گئی۔ قیمت ۶ر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کی خبریں

24

برمی کونسلوں سے کمے مقاطعہ کی تحریک کی ناکامی رنگون ۔ ۷ رجولائی ۔ برمی ایسوسی ایشن کی جنرل کونسل نے اصلاحی کونسلوں کے بائیکاٹ کی جو پالیسی اختیار کی تھی ۔ اس کے ترک کئے جانے کی تحریک جاری ہے اور اس بات کا بین ثبوت موجود ہے ۔ کہ اصلاحی کونسلوں میں جانے کی خواہش ترقی پکڑتی جاتی ہے ۔

سیٹھ چھوٹانی کا تار لاڈ جارج اور کرزن کے نام بمبئی ۔ ۷ رجولائی ۔ سیٹھ چھوٹانی نے مسٹر لائڈ جارج اور لارڈ کرزن کے نام تار بھیجا ہے کہ مسلمانان ہند یہ سنکر خوفزدہ ہوئے ہیں ۔ کہ برطانی ہائی کمشنر نے بحیرہ اسود میں ترکی تجارت کی ناکہ بندی کرنے کے لئے یونانی بیڑے کو آبنائے باسفورس سے گذرنے اور معاندانہ کارروائی کے لئے یونانی مرکز کے طور پر انکو قسطنطنیہ کے استعمال کی اجازت دی ہے ۔ مسلمانان ہند غیر جانبداری کی ان خلاف ورزیوں کو برطانی حکومت کی معاندانہ غرض اور مخالف ترکی اور مخالف اسلام کی تازہ شہادت قرار دیتے ہیں ۔

ملتان جیل میں فساد ملتان جیل میں جو فساد ہوا تھا اسکے ۵ مجرموں کو تین تین سال قید سخت کی سزا دی گئی تھی ۔

بنگال کونسل کے اراکین کی تنخواہ کلکتہ ۶ ۔ جولائی ۔ بنگال کونسل میں آج یہ قرارداد مسترد ہو گئی کہ اراکین کونسل کو تین ہزار روپیہ سالانہ تنخواہ ملا کرے ۔ اسیطرح یہ قرارداد بھی گر گئی کہ ان کو دو طرفہ کرایہ کی بجائے یکطرفہ درجہ اول کا کرایہ ہی ملا کرے ۔

روس کی علمائے اعانت شانتی کیتن ۔ ۵ رجولائی ۔ رابندرناتھ ٹیگور کا روسی اعانت علما کا فنڈ ۳۲۳۳ روپیہ تک پہنچ چکا ہے جس میں وائسرائے کے ۳۰۰ روپیہ اور پنجاب صوبجات متحدہ اور مدراس کے گورنروں کے عطیات بھی شامل ہیں ۔

باباگوروت سنگھ کا مقدمہ بغاوت امرتسر ۔ ۴ رجولائی ۔ باباگوروت سنگھ کے مقدمہ میں ۲ تاریخ کو احکام نافذ ہوئے ہیں ۔ کہ سوائے مسٹر جے ۔ ایم ڈینٹ ڈپٹی کمشنر اور مسٹر سی آئے میکفرسن سپرنٹنڈنٹ پولیس کے اور کوئی گواہ طلب نہ کیا جائے ۔ کیونکہ تمام گواہ حادثہ بج بج اور تحقیقات کوما گاٹا مارو سے تعلق رکھتے تھے ۔ اور اس مقدمہ میں پیش نہیں ہو سکتے ۔

لارڈ سہنا کی مخدوش حالت اخبار سنجیون کلکتہ ۔ رقمطراز ہے کہ لارڈ سہنا کو گرانی شکم اور نیند نہ آنے کی جو شکایت لاحق ہو گئی تھی ۔ حال میں اس میں کمی کی علامات ظاہر ہو رہی تھیں ۔ مگر انگستان لیکن بجائے یہ دونوں شکایتیں پھر عود کر آئیں ہیں ۔ اور مرض نے بدترین صورت اختیار کر لی ہے ۔

تجارتی محصولات کی کمیشن کی رپورٹ شملہ ۔ ۷ رجولائی ۔ گذشتہ ستمبر میں تجارتی محصولات کی تحقیقات کے لئے جو کمیشن مقرر کیا گیا تھا ۔ اس نے اپنی کارروائیاں ختم کر کے رپورٹ پر آج دستخط کر دئے ۔ پریسیڈنٹ اور چار ہندوستانی ممبروں نے بہ تائید اختلافی نوٹ رپورٹ پر دستخط کیا ہے ۔

کمیٹی قواعد اسلحہ کا اجلاس شملہ ۔ ۶ رجولائی ۔ قواعد اسلحہ سنہ ۱۹۲۰ء کی جانچ کے لئے جو کمیٹی مقرر کی گئی ہے ۔ اسکا اجلاس ۱۸ ر جولائی سے شملہ میں شروع ہو گا ۔

بحری محاصل کی آمدنی کلکتہ ۔ ۸ رجولائی ۔ جون کے مہینہ میں ۲۸۲ لاکھ روپیہ محصولات بحری کا وصول ہوا ۔ حالانکہ جون سنہ ۱۹۲۱ء میں ۲۲۱ لاکھ اور گذشتہ مہینہ میں ۳۲۶ لاکھ وصول ہوا تھا ۔ اس سال اپریل تا جون تین ماہ کل ۹۱۲ لاکھ روپے وصول ہوئے ہیں ۔ گذشتہ سال اسی عرصہ میں ۷۰۰ لاکھ روپے وصول ہوئے تھے ۔

سول نافرمانی کے متعلق حکیم اجمل خاں کی رائے الہ آباد ۔ ۸ رجولائی ۔ حکیم اجمل خاں نے ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ انجمن تحقیقات سول نافرمانی کے روبرو اب تک جو شہادتیں گذری ہیں ۔ وہ امید افزا نہیں ۔ آپ نے فرمایا کہ اگر دیگر صوبجات میں بھی یہی صورت حال ہوئی تو ممکن ہے ان کی رپورٹ ہر کس و ناکس کے لئے تسلی بخش نہ ثابت ہو ۔

مسٹر پٹیل کا الزام اعتدال پسندوں پر مسٹر پٹیل نے اعتدال پسندوں پر الزام لگایا کہ یہ لوگ حکومت کے ساتھ اتحاد کئے ہوئے ہیں ۔ اور تحریک ترک موالات کو شکست دے رہے ہیں ۔ آپ نے کہا کہ جب تک ہندوستان عام سول نافرمانی نہیں کریگا ۔ موجودہ حکومت کبھی ان کو ان کے حقوق نہیں دیگی ۔ لیکن انہیں یہ ہتھیار صرف اسی وقت استعمال کرنا چاہئے ۔ جبکہ وہ پورے طور پر تیار ہوں ۔

لیجسلیٹو اسمبلی کے افتتاح کی تاریخ شملہ ۔ ۸ رجولائی ۔ معلوم ہوا ہے کہ ہز ایکسلنسی وائسرائے ہند ۵ ستمبر کو سرکاری طور پر لیجسلیٹو اسمبلی کا افتتاح کرینگے ۔

بمبئی میں ایک جدید سٹاک ایکسچینج کا افتتاح بمبئی ۔ ۸ رجولائی ۔ سولاکھ کی ایک جمعیت عظیم کے روبرو کاروبار کی خاطر کل بمبئی میں ایک جدید سٹاک ایکسچینج کا افتتاح کیا گیا مسٹر ترکیم داس دوارکا داس جس نے مارکٹ کا افتتاح کیا تھا ۔ توقع ظاہر کی کہ غالباً گذشتہ کاجن کے باعث منڈی بند ہوئی تھی ۔ دوبارہ اعادہ نہ ہو گا ۔

ڈپٹی سکرٹری ہوم ڈیپارٹمنٹ کی روانگی انڈمان شملہ ۔ ۹ رجولائی ۔ مسٹر سی ڈبلیو گوائن ڈپٹی سکرٹری ہوم ڈیپارٹمنٹ عنقریب جزائر انڈمان کی جانب روانہ ہونگے ۔ تاکہ وہاں کے مصارف حکومت میں تخفیف کے امکانات پر غور و خوض کریں ۔

سیمنٹ کمپنی میں حضور نظام کے پانچ لاکھ حصص سکندر آباد ۵ رجولائی ۔ حضور نظام دکن نے شاہ آباد سیمنٹ کمپنی سے پانچ لاکھ حصص کے خریداری کی منظوری اس شرط سے دی ہے کہ حکومت دکن کے وزیر مال مسٹر حیدری [illegible] پانچ لاکھ [illegible] منظور کر لیا ہے ۔ [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر ممالک کی خبریں

فرانس اور ترکی میں خوشگوار تعلقات پیرس۔ ١١ر جولائی بیروت کا ایک پیغام مظہر ہے کہ شامی رؤسا نے فرانسیسی ہائی کمشنر شام جنرل گوراڈ کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ جب وہ ترکی علاقہ میں گیا ترکی کمانڈر نے اس کا بڑے تپاک میں استقبال کیا۔ جنرل گوراڈ نے ترکوں کو یقین دلایا ہے۔ کہ حکومت انگورہ فرانس اور ترکی کے مابین دو ... ستانہ تعلقات قائم ہونے کے لئے آسانیاں بہم پہنچائے گی۔

ڈی ولیرا کے زخمی ہونے کی افواہ لندن۔ ١١ر جولائی۔ ڈبلن کے ڈرامے کے ختم ہونے کے ساتھ ہی قومی افواج نے اپنی عنان توجہ ان باغیوں کی طرف موڑ لی ہے۔ جو اضلاع میں منتشر ہیں اور ان کی گرفتاری کا کام شروع ہو گیا ہے۔ کونٹی ویکسفورڈ میں حالت نازک ہے۔ قومی افواج کو بتدریج فوقیت حاصل ہو رہی ہے۔ اور اس نے بے شمار قیدی پکڑے ہیں۔ بعض رپورٹوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ ڈی ولیرا زخمی ہوا ہے۔

نقصان کا اندازہ سیکول بازار کی آتشزدگی میں ٥ لاکھ پونڈ کے نقصان کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ اس وقت ڈبلن میں امن وامان ہے صورت حال معمول کی طرف عود کر رہی ہے۔

جرمن شہریوں نے پولیس کے ہتھیار چھین لئے برلن۔ ١٠ر جولائی۔ زوک کو سیکسنی میں پولیس اور کاریگروں کے درمیان جو لڑائی ہوئی تھی۔ اس کا یہ نتیجہ نکلا کہ پولیس کو بے ہتھیار کرنے کی غرض سے ٹون ہال پر حملہ کر دیا گیا۔ پولیس نے مجمع پر فائر کئے۔ مظاہرین نے ٢٠ سپاہیوں کو گھیرے میں لیکر ان کے ہتھیار چھین لئے۔

روس نے قرضہ جات قبل از جنگ تسلیم کر لئے لندن۔ ١٣ر جولائی۔ ہیگ سے آئی ہوئی خبروں سے معلوم ہوا کہ سوویٹ (روس) کے مبعوثین نے ایک تحریر میں جو آج کے اجلاس سے پیشتر پیش کی گئی تھی۔ روس کے ذمہ جو جنگ سے پیشتر کے قرضہ جات ہیں انکی ادائگی منظور کر لی اور کہا ہے کہ دولت روس لوگوں کی ذاتی ملکیتیں اور جائدادیں مالکان سابق کو واپس کر دینے کے لئے تیار نہیں ہے لیکن ایسی جائدادوں پر مراعات شروع ہونگی۔ دوران جنگ کے قرضہ جات روس والے اپنے ذمہ نہیں لیتے۔

سوویٹ روس اور ایران لندن ١٣ر جولائی۔ ماسکو کی خبروں سے ظاہر ہے کہ جب سوویٹ کا بیڑہ بندرگاہ انزلی پہونچا تو اسکا نہایت شاندار استقبال کیا گیا۔ حکومت ایران کیطرف سے گورنر جنرل جیلان بڑے تزک و احتشام کے ساتھ انزلی پہنچے اور سوویٹ گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے ایران کے متعلق زار کی پالیسی کو بالکل تبدیل کر دیا ہے۔

جاپانی فوج میں تخفیف لندن۔ ٥ر جولائی ٹوکیو کی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ افواج جاپان کی جدید تنظیم کی تجاویز کو وزارت نے منظور کر لیا ہے۔ ان تجاویز کے بموجب جاپان کی فوج نظام میں پچاس ہزار سپاہیوں کی تخفیف ہو جائیگی۔

کابل کے عہدہ داروں کی تبدیلیاں شملہ۔ ٨ر جولائی۔ کابل کے بعض عہدہ داروں کی نسبت حسب ذیل تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ افغانی دفتر خارجہ میں اب فیض محمد خاں اور غلام صدیق خاں منیر اسسٹنٹ ہونگے۔ غلام صدیق خاں عنقریب افغانی سفیر تعینات ہو کر برلن جائیں گے۔ محمود سمیع خاں کابل کے کوتوال مقرر ہوئے ہیں۔

جرمنی میں ہتھیاروں کے سلسلہ میں گرفتاریاں برلن کی خبر ہے کہ میگڈ برگ میں اسلحہ دستیاب ہونے کے سلسلہ میں متعدد گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔ قیدیوں میں تمام مشہور نیشنلسٹ اور شہر کے کونسلر وغیرہ ہیں۔

سلیشیا میں جنگ برلن۔ ٨ر جولائی۔ اپر سلیشیا میں خلاف فرانس شورش زوروں پر ہے۔ فرانسیسی فوجوں پر گولیاں برسائی گئیں۔ اپر سلیشیا کے دوسرے حصے میں جرمنوں اور ایک فرانسیسی فوج میں جنگ ہوئی جس میں ایک فرانسیسی سپاہی مجروح اور ایک زخمی ہوا۔

روسی افسروں کو سزا برلن ٨ر جولائی۔ روسی افسروں سیبسکی اور طابوریکی کو بالترتیب بارہ اور چودہ سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔ کیونکہ انہوں نے ایم نابوکاف کو گولی کا نشانہ بنایا تھا۔ اور ایم میلیوکاف پر گولی چلانے کی کوشش کی تھی۔

انگریزی اطالی حکمت عملی لندن ٨ر جولائی۔ سینیٹر شینزر نے انگریزی اطالی حکمت عملی کے سلسلہ میں اپنی سیاحت لندن کو ختم کر دیا ہے۔ وہ روما کو واپس جاتے ہوئے پیرس میں موسیو پوئنکارے سے ملاقات کریں گے۔ لندن میں کوئی فیصلہ کن تصفیہ نہیں ہوا۔

فرانسیسی ہسپانی معاہدہ میڈرڈ میں فرانسیسی ہسپانی تجارتی معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔

برطانی وفد کی سیاحت تبت لندن۔ ٨ر جولائی۔ برطانی وفد بدھ مذہب کی رسوم مذہب زبان۔ اور مذہبی لٹریچر کی تحقیق و تفتیش کرنے کی غرض سے عنقریب تبت کو روانہ ہوگا۔ اور بعض افراد اس سے قبل ہندوستان کی جانب روانہ ہونگے۔

افواج میں مزید تخفیف لندن۔ ٧ر جولائی۔ معاہدات واشنگٹن کے مسودہ قانون کی دوسری خواندگی دیوان عام میں بالاتفاق رائے سے پاس ہو گئی ہے۔ مسٹر ایمری نے زور دیا کہ بری افواج کے متعلق بھی اس قسم کے معاہدات کئے جائیں دیگر مقررین نے ہوائی آلات کی تعین کرنے پر زور دیا کرنل ... نے کہا کہ آبدوز کشتیاں بالکل بند ہو جائیں۔ اور بری اور ...

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)